REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۲ آنہ

۲۸ شعبان سنہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۶ احسان ۱۳۲۸ہش - ۲۶ جون سنہ ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۴۶

پاکستانی سفیر بیون سے ملکر افغانی سفیر کی غلط مساعی کے خلاف احتجاج کرینگے

افغانستان کا یہ اقدام پاکستان کے اندرونی امور میں مداخلت کے مترادف ہے

لنڈن ۲۵ جون۔ لنڈن میں مقیم پاکستانی سفیر ہز ایکسی لنسی مسٹر ابراہیم رحمت اللہ سوموار کو برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملکر افغانی سفیر کی ان کوششوں کے خلاف احتجاج کریں گے۔ جو انہوں نے پاکستان کے قبائلی علاقوں کے متعلق اپنے نام نہاد مطالبے کی تائید میں کی ہیں۔ پاکستانی سفیر نے کل اس سلسلے میں ایک بیان میں افغانستانی مطالبے کی غیر معقولیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا افغانستان کا یہ مطالبہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں بے جا مداخلت کے مترادف ہے۔ آپ نے کہا صوبہ سرحد اور ڈیورنڈ لائن تک کے ملحقہ قبائلی علاقوں کا اصلی تعلق پاکستان سے ہے۔ ۱۸۹۳ء سے لے کر افغانستان اور ہندو پاکستان کے برعظیم میں ڈیورنڈ لائن حد فاصل رہی ہے۔ اور انگریزوں کے ساتھ کئے جانے والے تمام سمجھوتوں اور معاہدوں میں اس امر کا بوضاحت ذکر ہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد جب اس برعظیم کی تقسیم ہوئی۔ تو صوبہ سرحد نے ایک بھاری اکثریت کے ساتھ اپنی قسمت کو پاکستان کے ساتھ وابستہ کیا۔ اسی طرح قبائلیوں نے بھی انتہائی خلوص کے ساتھ اپنے آپ کو پاکستان کے ساتھ وابستہ رکھنے پر بارہا فخر و تمکنت کا اظہار کیا۔ کہ وہ پاکستان کا ایک حصہ بننا چاہتے ہیں۔

آپ نے کہا افغانستان کو چاہیئے کہ ان طریقوں سے باز آجائے۔ جن سے وہ پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو دن بدن خراب کر رہا ہے۔ پاکستان اس امر کا متمنی ہے۔ کہ افغانستان میں امن رہے۔ لہذا افغانستان کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے اس دوستی کے ہاتھ کو قبول کرے جو اس نے بارہا اس کی طرف بڑھایا ہے۔ اور اس راہ پر گامزن نہ ہو۔ جو خطروں سے پر ہے۔

بغداد میں پاکستانی سفارت خانے کا افتتاح

بغداد ۲۵ جون۔ آج بغداد میں پاکستانی سفارت خانے کے شاندار افتتاح کی رسم ادا ہوئی۔ اور پہلی دفعہ لوائے پاکستان لہرایا۔ پرچم لہرانے کی رسم نجیب الاشرف سید محمد عاصم شاہ گیلانی سجادہ نشین درگاہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رح نے ادا کی اور پرچم کشائی کے بعد پاکستان کے استحکام و بقا کے لئے دردِ دل سے دعائیں کیں۔ اور قائد اعظم کی اسلامی خدمات کو سراہا۔ پیشتر ازیں تقریر کے دوران میں بغداد میں پاکستانی سفیر آنریبل راجہ غلام علی خان نے سجادہ نشین صاحب سے التجا کی تھی۔ کہ وہ لوائے پاکستان کے لہرانے کی مبارک رسم اپنے ہاتھ سے ادا فرمائیں

پاکستان نے بیرونی ممالک کیطرف کیوں رخ کیا

لنڈن ۲۵ جون۔ لنڈن کے ایک اخبار فائینشل ٹائمز نے پاکستان و ہندوستان کے تجارتی و اقتصادی تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے افتتاحیے میں لکھا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کے حق میں جو تجارتی انقباض کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی۔ اس نے پاکستان کو بیرونی ممالک کی منڈیوں کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ دونوں ملکوں میں اب اس قسم کا رجوع پایا جا رہا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے بغیر گزارہ کرنے کی کوشش کریں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ان اشیاء کے لئے جب کے دور افتادہ ممالک کو آرڈر دے رہے ہیں۔ جو وہ ایک دوسرے سے بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔

شاہ لیوپولڈ کے متعلق انتخابی مہم

برسیلز ۲۵ جون۔ کل بلجیم کے ۵۵ لاکھ باشندے اس بات پر ووٹ ڈالیں گے کہ آیا شاہ لیوپولڈ کو واپس بلا کر سریر آرائے سلطنت کیا جائے۔ یا ان کے صاحبزادے کو برسر اقتدار کر دیا جائے۔ کیتھولک فرقہ شاہ لیوپولڈ کی واپسی کے حق میں ہے۔ اور اسکے برعکس کمیونسٹ اور سوشلسٹ پارٹیاں یہ چاہتی ہیں۔ کہ ان کی بجائے ان کے ولی عہد کو اقتدار سونپا جائے۔

ڈاکٹر کاٹجو ڈھاکے میں

ڈھاکہ ۲۵ جون۔ مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو چار دن کے لئے ڈھاکہ آئے ہیں۔ ڈھاکہ آنے کی دعوت آپ کو مشرقی بنگال کے گورنر سر فریڈرک نے دی تھی۔ کلکتہ سے روانگی سے پہلے آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ یہ مشرقی اور مغربی بنگال میں باہم دوستانہ تعلقات کی ضرورت کی اہمیت کے پیش نظر جا رہا ہوں۔

توپ داغی جایا کرے گی

راولپنڈی ۲۵ جون۔ راولپنڈی پاکستانی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ پاکستانی توپ خانہ کے زیر اہتمام پشاور۔ لاہور راولپنڈی میں سحری اور افطاری کے وقت توپ داغی جایا کرے گی۔

۳۰۸۸۹۰ مسافروں نے بلا ٹکٹ سفر کیا

لاہور ۲۵ جون نارتھ ویسٹرن ریلوے پر گزشتہ پانچ ماہ میں ۳۰۸۸۹۰ لوگوں نے بلا ٹکٹ سفر کیا۔ ان لوگوں سے جرمانے کی جو رقم وصول کی گئی۔ وہ ۱۴۷۳۵۲۰ گویا اوسطاً ہر ماہ قریباً ۶۱ ہزار افراد بلا ٹکٹ سفر کرتے رہے۔ ریلوے کا محکمہ ایسے مسافروں کی سرکوبی کے لئے نئے ذرائع اختیار کر رہا ہے۔

کراچی ۲۵ جون۔ کراچی میں متروکہ جائدادوں کے متعلق جو بین المملکتی کانفرنس ہو رہی تھی۔ اسکے متعلق آج دونوں وفدوں کے لیڈروں کے مشترکہ اعلان میں بتایا گیا۔ کہ آج کانفرنس کا اجلاس دو گھنٹے تک ہوا۔ جس میں پاکستان نے التوا کی تحریک کی۔ تاکہ پاکستانی وفد اپنی حکومت سے اس موضوع پر بات کر سکے۔

پولیس اور گروہ میں تصادم

کلکتہ ۲۵ جون۔ کلکتہ سے ۱۵ میل دور ایک گاؤں میں مغربی بنگال کی مسلح پولیس اور ایک گروہ میں تصادم ہو گیا۔ جس سے گروہ اور پولیس کے متعدد افراد مجروح ہوئے۔ واقعہ کی تفصیلات یوں بیان ہوئی ہیں۔ کہ حکومت کو اس گاؤں کے چند مشتبہ آدمیوں کی گرفتاری مطلوب تھی۔ چنانچہ پولیس ان کی گرفتاری کے لئے گئی۔ لیکن ابھی وہ گاؤں کے اندر داخل ہی ہوئی تھی کہ گروہ نے اس پر حملہ کر دیا۔ دیر تک دونوں پارٹیاں گولیاں چلاتی رہیں

فرانس کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۲۵ جون۔ پاکستان سے تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے فرانس کا ایک تجارتی وفد ستمبر میں کراچی آئے گا۔ اس معاہدے کے بعد دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم ہو جائینگے فرانس پاکستان سے پٹ سن اور کپاس کے عوض ہلکی اور بھاری مشینری دے گا۔ کیونکہ فرانس کی پٹ سن کی مشینیں ایک لاکھ ٹن سے زیادہ پٹ سن کا کام کرتی ہیں اور اسے صرف ۲۰ ہزار ٹن پٹ سن ملتی ہے

خالص سونے چاندی کے زیورات خریدنے سے پیشتر

ایم یعقوب اینڈ سنز جیولرز

۱۰۲ —— انار کلی —— لاہور پر تشریف لائیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

جرمنی میں احمدی مبلغین کے ذریعے تبلیغ اسلام

تبلیغی اجلاس - ملاقاتیں جرمنی نومسلموں کی تعلیم و تربیت

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔اے انچارج مشن ہیمبرگ

آج یورپ میں اسلام کو کامیابی سے پھیلتے ہوئے دیکھ کر ہمارے قلوب تشکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہیں۔ الٰہی نوشتے مخالف حالات میں پورے ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کے سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ آج سے قریباً ۵۲ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے فرمایا۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی
مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ ٹوٹے گا۔
اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو
پاش پاش نہ کر دے" (تذکرہ صفحہ ۲۸۶)

یورپ کے مختلف ممالک میں ہمارے مشن بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ اور یہ اسلام کے لا ریب زندہ مذہب ہونے کا بین ثبوت ہے۔ ہیمبرگ مشن بدستور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ زیر رپورٹ میں تبلیغی و تربیتی کوششوں میں مصروف رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگزاری احباب کے ملاحظہ کے لئے عرض ہے۔

تبلیغی میٹنگ

خاکسار دیر سے ہیمبرگ میں تبلیغی اجلاس کے لئے مناسب کمرہ کی تلاش میں کوشاں تھا۔ اس ماہ بفضلہ تعالیٰ اس بارہ میں کامیابی ہوئی۔ شہر کے وسط میں ایک سرکاری عمارت DEBNICKE موجود ہے۔ اس عمارت میں اہم مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور حالات حاضرہ کے متعلق اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا انتظام گورنمنٹ کے ایک شعبہ کے سپرد ہے۔ خاکسار نے اس عمارت کے جنرل مینجر سے ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے متعلق اس سے گفتگو کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملاقات کا اس کی طبیعت پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اس نے خوشی سے ایک دفعہ ماہوار یہاں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدی۔ اس ملاقات میں برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر میرے ہمراہ تھے۔ چنانچہ ۲۸ مئی کو شام کے آٹھ بجے اس عمارت کے وسیع ہال میں ہماری پہلی تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ حاضری معقول تھی۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد ان اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور اسلامی تعلیمات کو مختصراً پیش کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کی وضاحت کی۔ بعد ازاں ہماری جماعت کے سرگرم رکن برادرم امین عبدالرحمٰن صاحب NEUHAUS نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض اہم واقعات کو دلکش رنگ میں پیش کیا اور اسلامی تعلیمات کے بعض اہم پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تقاریر کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ بالخصوص ایک جرمن مسلم کی زبان سے اسلام کی نمائندگی احباب کے لئے خاص دلچسپی کا موجب ہوئی۔ آخر میں دیر تک سوالات ہوتے رہے جن کے خاکسار نے جوابات دئیے۔ برادرم موصوف نے بھی بعض امور کی وضاحت کی۔ دو گھنٹہ کی کارروائی کے بعد میٹنگ کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ یہ اجلاس اب انشاء اللہ باقاعدہ سے جاری رہیں گے۔ احباب نیک نتائج کے لئے دعا فرمائیں۔

تربیتی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں بھی بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت ہفتہ وار اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ یہ اجلاس احباب کی تربیت کے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں چار اجلاس منعقد ہوئے۔ خاکسار تربیتی امور کے متعلق تقاریر کرتا رہا۔ اور احباب میں اسلام کی حقیقی روح پیدا کرنے میں کوشاں رہا۔ ان کے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں اور الہامات کو مخالف حالات میں پورا ہونے کے سلسلہ میں بعض امور کو پیش کرتا رہا۔

ماہ زیر رپورٹ میں ایک ہنگامی میٹنگ منعقد کی۔ جس میں برادرم عمر شوبرٹ ہماری اسلامی بہن منصورہ اور برادرم امین الرحمٰن Neuhaus شامل ہوئے۔ خاکسار نے ان احباب سے آئندہ تبلیغی میٹنگوں کو کامیابی سے منعقد کرنے کے متعلق مشورہ کیا۔

تبلیغی ملاقاتیں

ماہ زیر رپورٹ میں ایک روز یونیورسل لیگ کے صدر مسٹر ARBUNNEMANN ہرمن سے بھی ملاقات کی۔ اس لیگ کے زیر اہتمام ایک تقریر قبل ازیں اسلام کے متعلق ہو چکی ہے۔ اس ملاقات کے نتیجہ میں صدر لیگ نے دو مزید تقاریر کی دعوت دی۔ ایک تقریر انشاء اللہ پاکستان اور اسلام کے موضوع پر ۲ جون کو۔ اور دوسری اسلام میں عورت کے درجہ کے موضوع پر جولائی میں ہوگی۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح محکمہ وائرلیس کی ایک برانچ کے انچارج مسٹر WILKENS سے دو دفعہ ملاقات کی اور اسلام سے متعلقہ امور کے بارہ میں ان سے تبادلہ خیالات کیا۔

ایک روز ایک دوست COURTLUDE ملنے آئے۔ ان سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اسی طرح ایک دوست Fritz Heeger ملنے آئے۔ ان سے بھی اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ Mrs BRANDES بدستور زیر تبلیغ ہیں۔ ان کے خاوند جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ احباب حق کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں۔

اسی طرح ہمارے احمدی دوست برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر کی اہلیہ بھی ابھی جماعت میں شامل نہیں انہیں بھی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روز ایک دوست STROBEL سے اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ انہوں نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور ہمارے اجلاس میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔

تربیتی ملاقاتیں

تربیتی اجلاس کے علاوہ خاکسار احباب جماعت سے فرداً فرداً بھی ملاقاتیں کرتا رہا۔ چنانچہ ماہ زیر رپورٹ میں ہماری اسلامی بہن منصورہ پانچ دفعہ ملنے آئیں۔ اور چار دفعہ خاکسار ان کے ہاں ملاقات کے لئے گیا۔ منصورہ بفضلہ تعالیٰ اخلاص اور جوش سے مشن کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں اور ہر ممکن امداد کرتی ہیں۔ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر چھ دفعہ ملنے آئے اور تین دفعہ خاکسار ان کے ہاں گیا۔ یہ دوست بھی اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ برادرم امین عبدالرحمٰن صاحب Neuhaus سے چھ دفعہ ملاقات ہوئی۔ یہ دوست ۲۰ سالہ جوان ہیں لیکن اسلام کے متعلق کافی واقفیت رکھتے ہیں اور اپنے علم کو بڑھانے میں خاص طور پر کوشاں رہتے ہیں۔ مجھ سے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں چار دفعہ ملاقات کے لئے گیا۔ اور ان سے اور ان کی اہلیہ محترمہ خدیجہ شوبرٹ سے تربیتی امور کے متعلق گفتگو ہوتی۔ ایک روز برادرم خلیل گراگرٹ کے ہاں گیا۔ اور انہیں اور ان کی اہلیہ عائشہ گراگرٹ کو نماز کا سبق دیا۔

متفرق

ماہ زیر رپورٹ میں خاکسار ٹیلیفون کے حصول کے سلسلہ میں خاص طور پر کوشاں رہا۔ یہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس بارہ میں خاص تگ و دو کرنی پڑی۔ برطانوی قونصل سے دو دفعہ ملاقات کی۔ ہمبرگ گورنمنٹ کے افسران سے اس بارہ میں چار دفعہ ملاقات کی۔ کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ٹیلیفون نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کوشش کے نتیجہ میں اب انشاء اللہ جلدی کامیابی کی امید ہے۔ بعض دیگر ضروری امور کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں ہمبرگ گورنمنٹ کے افسران سے ملا۔

درخواست دعا

مختصر طور پر رپورٹ کارگزاری عرض کرنے کے بعد یہ عاجز پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد جماعت کے استحکام اور اشاعت کے سامان بہم پہنچائے۔ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے اور وہ دن جلد لائے جبکہ علم اسلام کامیابی سے آفاق عالم میں لہراتا ہوا نظر آئے اور لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش احمدیت ہوں۔ اللّٰھم آمین ۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اسوۂ احمد

مندرجہ بالا موضوع پر مکرم جناب مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر جلسہ سالانہ کے متعلق متعدد احباب نے اس ارادہ کا اظہار فرمایا تھا کہ وہ اپنے خرچ پر چھپوا کر تقسیم کریں گے۔ اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر وہ اپنی طرف سے اس میں حصہ لینا چاہیں اس کے مطابق رقم بھیج دیں تاکہ اس تقریر کو جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جا سکے۔

(نوٹ) ایسی تمام رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ کو جو نشر و اشاعت کی مد میں برائے اشاعت پمفلٹ "اسوۂ احمد" بھجوائی جائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ

گنج مغلپورہ میں نماز تراویح کا انتظام

گنج کی مسجد احمدیہ میں حافظ قاری شیخ محمد صاحب نماز تراویح پڑھایا کریں گے۔ قرب و جوار میں رہنے والے احمدی احباب ضرور شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲۶ جون ۱۹۴۹ء

آسمانی قرارداد مقاصد

آج ہر اس شخص کی زبان پر جو پاکستان میں پولیس کے ڈنڈے سے اسلامی قانون کو رائج کرنے کا حامی ہے آپ اکثر یہ الفاظ سنیں گے۔ "چونکہ حکومت نے قرارداد مقاصد پاس کردی ہے۔ اس لئے فلاں فلاں کام یوں ہونا چاہیئے۔ اور فلاں فلاں لوگوں کو یوں یوں کرنا چاہیئے"۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثر اکثریت ہے۔ ارباب حکومت اور صاحبانِ اقتدار تقریباً تمام کے تمام مسلمان ہیں۔ ایسے ملک میں یہ سوال پیدا ہونا کہ ملک کی حکومت کس اصول پر بنائی جائے واقعی ایک دردناک حقیقت ہے۔ پھر اس سے بھی زیادہ یہ بات دردناک ہے کہ ملک میں یہ جلسے کئے جائیں۔ اور حکومت سے مطالبات کئے جائیں کہ وہ جلد از جلد نہ صرف اسلامی قانون کو سرکاری طور پر اپنا لے۔ بلکہ ایسے اقدام بھی کرے کہ عوام اسلامی حکومت کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تاکہ اسلامی شریعت امن و امان سے ملک میں رائج ہو جائے۔ اور لوگ اس کے برخلاف بغاوت نہ کریں؛

کیا یہ دردناک نہیں ہے کہ آج مسلمان ایسی حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ بجائے اس کے کہ جو حکومت کسی ایسے ملک میں بنتی۔ جس کے ارباب حل و عقد سے لے کر ادنٰے مزدور تک تمام کے تمام مسلمان ہوں۔ جس میں تمام کاروبار ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہو۔ جو اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا پرستار اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فدائی خیال کرتے ہوں بجائے اسکے کہ وہ فطرتاً اسلامی اصولوں پر خود بخود بن جاتی۔ الٹا حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قرارداد مقاصد پاس کرے۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی مطالبہ کیا جائے۔ کہ حکومت ہی لوگوں کی ذہنیت کو بھی اس طرح تبدیل کرے۔ کہ وہ اسلامی شریعت کے نفاذ کے خلاف بغاوت نہ کریں۔

کیا یہ دردناک نہیں ہے؟ یہ واقعی دردناک ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کا دین آج اتنا مظلوم ہو گیا ہے۔ کہ اسکو نافذ کرنے کے لئے اس کی اپنی طاقت ناکافی سمجھی گئی ہے۔ اور اسکو حکومت کے ڈنڈے کا مرہون ہونا پڑا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے دین کو آج اتنا کمزور سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ علمائے دین اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کہ وہ حکومت سے مطالبات کریں۔ کہ وہ نہ صرف عوام بلکہ خود ان کے اعمال کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لئے ساز و سامان کرے۔ یہ وہی دینِ الٰہی ہے کہ کبھی جس کو اختیار کرکے انسان تمام دنیا سے بے نیاز ہو جاتا تھا۔ اور جس کے جبروت کے سامنے حکومتیں کانپ اٹھتی تھیں۔ اسلام کی اس سے بڑھ کر اور مظلومیت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آج اسکو بھی ان نظاموں کی طرح ایک نظام سمجھ لیا گیا ہے۔ جو ائمۃ الکفر ایجاد کرتے ہیں۔ اور جو صرف نوک شمشیر پر ہی قائم ہو سکتے ہیں؛

حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام اللہ تعالےٰ کا دین ہی نہیں رہا۔ وہ محض ایک سیاسی نظریہ بن کر رہ گیا ہے۔ بعینہٖ ان نظریات کی طرح ایک نظریہ جن کو دانشمند لوگ بناتے ہیں سیاسی ملّاؤں نے اس کی وہ حقانی عظمت اس سے الگ کردی ہے۔ جس کے سامنے بڑے بڑے عقلا گھٹنے ٹیک دیا کرتے تھے۔ جو انسان کے دل و دماغ میں ایسی بجلیاں بھر دیتا تھا۔ کہ جو اس کے ساتھ لگتا تھا وہ بھی متحرک ہو جاتا تھا۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کا اس سے تعلق نہیں رہا۔ جس نے یہ قانون ہم کو دیا ہے۔ وہ زبان سے یہ تو مانتے ہیں۔ کہ اس قانون کو بھیجنے والا ذات احکم الحاکمین ہے۔ لیکن سمجھتے ہیں کہ اس سے اب کسی کو کوئی واسطہ نہیں رہا۔ سمجھتے ہیں۔ آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے اس نے آسمان پر ایک قرارداد مقاصد پاس کردی تھی۔ اور اپنے ایک پاک بندے کے ذریعہ اسکو دنیا کے لوگوں کی راہنمائی کے لئے بھیج دیا تھا۔ اب یہ کام قرارداد مقاصد کا ہے۔ کہ وہ دنیا کو اس صراط مستقیم پر چلاتی رہے۔ جس صراط مستقیم پر چلنے کے اصول اس قرارداد مقاصد میں بتا دیئے گئے ہیں۔

کتنی حیرت ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک قرارداد مقاصد پاس کی ہے۔ لیکن ہمارے علماء صرف اتنی بات پر مطمئن نہیں۔ بلکہ وہ کہتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبات کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کی ذہنیت کو بھی اس قرارداد مقاصد کے اصولوں پر چلنے کے لئے تیار کرے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو ڈر ہے کہیں وہ بغاوت نہ کردیں۔ جس حکومت نے یہ قرارداد مقاصد پاس کی ہے۔ یہ علماء اسی کو اس بات کا ذمہ وار بھی گردانتے ہیں۔ کہ وہ اسکے اصولوں کے نفاذ کے لئے ماحول بھی تیار کرے۔ سوال یہ ہے۔ کہ وہ ہستی جس نے سب سے پہلے آسمان پر یہ قرارداد مقاصد پاس کی تھی۔ اسکو کوئی خیال نہیں ہے کہ وہ بھی دنیا میں ایسا ماحول تیار کرے جس میں اس کے اصول نفاذ پذیر ہو سکیں۔ جس میں اسکو قبول کرنے والے تیار ہو سکیں۔

اگر ہم اس زمانہ پر نظر ڈالیں۔ جب یہ قرارداد آسمان پر پاس ہو کر زمین پر نازل ہوئی تھی۔ تو ہم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ جس نے یہ قرارداد منظور کر کے بھیجی تھی۔ ایسے سامان بھی ساتھ کر دیئے تھے کہ دنیا میں ایسا ماحول بھی ساتھ ہی تیار ہو جائے۔ جس میں وہ نفاذ پذیر ہو سکے۔ اس ماحول کو تیار کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی ساتھ ہی پیش کیا تھا۔ جس نے اس قرارداد مقاصد کے منشاء کے مطابق ایک صحابہ کرامؓ کی ایسی جماعت تیار کی تھی۔ جو دراصل اسوۂ حسنہ کے اسی نخل کی شاخیں تھیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔

کتنی حیرت ہے کہ آج علمائے وقت اور مجتہدین عصر اللہ تعالےٰ کی قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لئے اللہ تعالےٰ سے نہیں۔ بلکہ صرف حکومت سے استمداد کر رہے ہیں۔ ان کو یہ بھول ہی گیا ہے کہ اس قرارداد کے پاس کرنے والی ذات دراصل کون ہے۔ اور اسکو بھی اب اس سے کوئی دلچسپی باقی رہی ہے یا نہیں۔ اب اسکو بھی خیال آ سکتا ہے کہ نہیں کہ وہ اپنی قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لئے موزوں ماحول تیار کرے یہ کتنا تعجب خیز ہو گا اگر اسی کو اس کی کوئی فکر نہ ہو۔ جو فی الحقیقت اس کے پاس کرنے کا ذمہ وار ہے۔ اور اس لئے اس کے نفاذ کا بھی وہی ذمہ وار ہے۔ خاصکر جبکہ اسی قرارداد میں اس نے صاف صاف یہ بھی کہہ دیا ہو۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

بے شک بے شک آپ حکومتوں سے قراردادیں پاس کرائیں آپ کو کوئی منع نہیں کرتا بے شک بے شک آپ حکومتوں سے مطالبات کریں۔ کہ اپنی قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لئے ملک و قوم میں ماحول تیار کرنے کے ساز و سامان بھی وہی کریں۔ یہ آپ کی خوشی ہے آپ کو اس سے کوئی نہیں روکتا۔ بلکہ اچھا ہے کہ آپ کی توجہ اس چیز کی طرف ہوئی تو ہے۔ لیکن اس بات کو بھی تو یاد کرو۔ کہ حقیقتاً اس قرارداد کا پاس کرنے والا کون ہے۔ اور اس بات کو بھی تو زیر غور لاؤ کہ جس نے یہ قرارداد آسمان پر پاس کی تھی۔ اسکو بھی اس کے نفاذ کا کچھ خیال ہے۔ لیکن نہیں۔ آپ نے اپنی تمام باگ ڈور سیاست کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ آپ نے سب کچھ سیاست کے پاس فروخت کر دیا ہے۔

حکومت سے مطالبات کرنے کے لئے تو اخبارات میں مقالوں پر مقالے لکھتی چلی جاتی ہیں۔ حکومت سے مطالبات کرنے کے لئے تو جلسوں پر جلسے بھی ہوتے ہیں۔ اور ان پر قرارداد پر قراردادیں پاس ہوتی ہیں۔ پھر حکومت سے مطالبات کرنے کے لئے تو خطوط پر خطوط بھی ارسال کئے جاتے ہیں۔ لیکن بتایئے کبھی اس احکم الحاکمین سے مطالبات کرنے کا خیال بھی آپ کے دل میں آیا ہے؟ کبھی راتوں کو اٹھ کر اسکے آگے بھی قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لئے ماحول تیار کرنے کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر آپ نے مطالبات پیش کئے ہیں کبھی اسکے حضور میں بھی گو کر یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اے قرارداد مقاصد کے حقیقی پاس کرنے والے خدائے رحیم و کریم تو اپنے فضل اور رحم سے ایسے سامان کر اور ایک ایسا اسوۂ حسنہ ہمارے درمیان بھیج۔ جو اسے پاک لوگوں کی ایک ایسی جماعت تیار کرے۔ جو تیری قرارداد مقاصد کے نفاذ کے لئے دنیا میں ماحول تیار کرے دوسرے لفظوں میں کیا کبھی آپ نے اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کی ہے کہ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امام کو مبعوث کرے۔ وہی جس کی آمد کے متعلق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔

کاش سیاست آپ کو اس طرف توجہ کی فرصت دے بکاش!

کلرکوں کی فوری ضرورت

میٹرک پاس نوجوان جو مرکز پاکستان ربوہ میں رہ کر سلسلہ کی خدمات بجالانے کا شوق رکھتے ہوئے روزگار حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد سرٹیفکیٹ وغیرہ مقامی امیر یا صدر صاحب یا کسی اور معروف بزرگ جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد سے جلد ناظر بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ پنجاب کے نام بھجوادیں۔ فی الحال ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں ۳۰ روپے ماہوار تنخواہ اور ۱۴ روپے ماہوار الاؤنس کل مبلغ ۴۴ روپے ماہوار ملیں گے۔ رہائش کا انتظام انجمن کی طرف سے ہو گا۔ کھانے کا انتظام اگر اپنی طرف سے نہ ہو سکے تو ۱۲ سے ۱۵ روپے ماہوار فیس دیکر لنگر خانہ سے دو وقت کھانا لیا جا سکتا ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

رمضان میں تلاوتِ قرآن کے دو دَور

ہر آیت پر غور کرنے کی عادت ڈالو!

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

حال ہی میں میرا ایک مضمون الفضل میں شائع ہوا ہے جس میں میں نے اپنی سمجھ کے مطابق رمضان کے مبارک مہینہ میں دعاؤں پر خاص زور دینے کے متعلق دوستوں میں تحریک کی ہے میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلصین اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ ذیل کا مضمون رمضان ہی کے ایک دوسرے پہلو سے تعلق رکھتا ہے یعنی یہ کہ رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت کس طرح اور کتنی دفعہ ہونی چاہئیے؟

جیسا کہ سب دوستوں کو معلوم ہے رمضان کے مہینہ کو قرآن کی تلاوت کے ساتھ مخصوص تعلق ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے نزول کی ابتداء رمضان کے مہینہ میں ہی ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

شھر رمضان الّذی انزل فیہ القرآن

"یعنی رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں کہ خدا کی آخری اور کامل شریعت کا نزول شروع ہوا۔"

اسی وجہ سے رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت پر خاص زور دیا گیا ہے حتّٰی کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان کے مہینہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام جو فرشتوں کے سردار ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور اس وقت تک قرآن کریم کا جتنا حصہ نازل ہو چکا ہوتا تھا وہ آپ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔ اس مشترکہ دہرائی میں تین غرضیں مدنظر تھیں:۔

(۱) تاکہ قرآن کریم کے الفاظ زیادہ مضبوطی اور زیادہ سے زیادہ پختگی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن میں قائم اور راسخ ہو جائیں اور قرآنی الفاظ سفینۂ دل پر نقش ہو جائیں (یعنی ہم تجھے قرآن سکھائیں گے اور ایسے رنگ میں سکھائیں گے کہ پھر وہ بھلایا نہیں جا سکے گا) کی ایک عملی تشریح قائم ہو جائے۔

(۲) تاکہ قرآن کریم کے معانی اور معارف اور انوار کا آنحضرت صلعم کے دل و دماغ میں زیادہ سے زیادہ نفوذ ہو اور پھر آپؐ اس نور کو اپنی امت میں زیادہ سے زیادہ پھیلا سکیں جیسا کہ قرآن کی پہلی آیت کے نزول کے وقت حضرت جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معانقہ کر کے آپ کے اندر خدائی نور کو داخل کرنے کی کوشش کی تھی۔

(۳) تاکہ یہ قرآنی دور آپ کی امت کے لئے بھی ایک سبق ہو اور وہ اپنے رمضان کے مہینوں میں اسی رنگ میں قرآن کا دور کر کے زیادہ سے زیادہ برکت اور زیادہ سے زیادہ عرفان حاصل کر سکیں۔

لیکن اوپر والی حدیث کے ساتھ ہی روایتوں میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ جب قرآن شریف کا نزول مکمل ہو گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری رمضان آیا تو اس رمضان میں جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلعم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے دو دَور مکمل کئے اور گذشتہ سالوں کی طرح صرف ایک دَور پر اکتفا نہیں کی۔ اس میں مسلمانوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ چونکہ ان کے لئے بھی قرآن کریم اپنی آخری مکمل صورت اختیار کر چکا ہے اس لئے اب انہیں بھی ہر رمضان میں قرآن کریم کے دو دَور مکمل کرنے چاہئیں۔ یہ دو دَور ہرگز کوئی مشکل کام نہیں بلکہ اگر انسان نصف گھنٹہ سے لے کر ایک گھنٹہ روزانہ تک (کیونکہ مختلف لوگوں کی رفتار تلاوت مختلف ہوتی ہے) خرچ کرنے کے لئے تیار ہو اور یقیناً یہ کوئی زیادہ وقت نہیں تو ایک مہینہ میں دو دَور بڑی آسانی کے ساتھ ختم کئے جا سکتے ہیں۔

اس دہرے دَور میں یہ تصوّف کا نکتہ مدنظر ہے کہ تا انسان اپنی اس خواہش کا عملی ثبوت پیش کرے کہ وہ قرآن شریف کو صرف ایک دفعہ پڑھنے پر اکتفا نہیں کرے گا بلکہ اس کی بار بار تلاوت اور تکرار کی خواہش رکھیگا۔ دراصل جو نیک کام بھی ایک دفعہ سے زیادہ دفعہ کیا جائے گا اس میں یہ نکتہ مضمر ہوگا کہ میں اس کام کو بار بار کروں گا اور اس کام کے کرنے میں تھکنے کا نام نہیں لوں گا۔ اسی واسطے عربی میں یہ محاورہ ہے المعود احمد یعنی تکرار ایک قابل تعریف صفت ہے اور اس میں ہر چیز کا حسن دوبالا ہو کر ترقی کر جاتا ہے۔

پس میری پہلی نصیحت دوستوں کی خدمت میں یہ ہے کہ وہ رمضان میں قرآن کریم کے ایک دَور کی بجائے دو دَور مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس طرح ایک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی مبارک سنت پوری ہوتی ہے اور دوسرے اس میں اس عزم کا اظہار بھی پایا جاتا ہے کہ قرآن کریم وہ کتاب نہیں کہ جسے ہم ایک دفعہ پڑھ کر بھلا دیں بلکہ ہم اسے پھر پڑھیں گے اور پھر پڑھیں گے اور پھر پڑھیں گے اور پڑھتے ہی چلے جائیں گے۔

اس تعلق میں دوسری بات میں دوستوں سے قرآن کریم کی تلاوت کے طریق کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ قرآن کریم کس طرح پڑھا جائے۔ اور اس کی تلاوت میں کیا پہلو مدنظر رکھا جائے؟ سو قرآن کریم کے مطالب اور محاسن تو اتنے وسیع ہیں کہ اسے یقیناً ایک ختم نہ ہونے والا خزانہ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن موٹے طور پر دوستوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ قرآن کریم کی آیات چار قسم کے مطالب پر مشتمل ہیں اور ہر قرآن پڑھنے والے شخص کو ان چاروں قسم کے مطالب کی طرف نگاہ رکھنی چاہئیے۔ تاکہ قرآن کریم کی تلاوت کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جا سکے۔ یہ چار قسم کے مطالب جن کی طرف قرآن کریم کے شروع میں ہی اشارہ کر دیا گیا ہے یہ ہیں:۔

(۱) بعض آیتوں میں بعض باتوں کا حکم دیا گیا ہے یعنی یہ کہ یہ کام کرو یا یہ اعمال بجا لاؤ۔ تاکہ تم دین و دنیا میں کامیابی اور کامرانی کا منہ دیکھ سکو۔ ایسے احکام عربی محاورہ کے مطابق اوامر کہلاتے ہیں یعنی مثبت حکموں والی آیات۔

(۲) اس کے مقابل پر بعض آیات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ فلاں کام نہ کرو یا فلاں قسم کے عمل سے بچ کر رہو تاکہ تم دین و دنیا میں ہلاکت کے رستہ سے محفوظ رہ سکو۔ ایسے احکام عربی محاورہ میں نواہی کہلاتے ہیں یعنی منفی حکموں والی آیات۔

(۳) پھر بعض آیات میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ فلاں قوم نے یہ یہ نیک کام کئے اور اس لئے خدا تعالےٰ نے اس پر اپنے فضل اور رحمت کی بارش برسائی اور اسے دین و دنیا میں کامیاب کیا۔ یہ گروہ قرآنی محاورہ میں منعم علیہ گروہ کہلاتا ہے۔

(۴) اور اس کے مقابل پر بعض آیات میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ فلاں قوم نے یہ یہ بد اعمالیاں کیں اور اس وجہ سے خدا نے اس پر عذاب نازل کیا اور اسے دین و دنیا میں رسوائی حاصل ہوئی۔ یہ گروہ قرآنی محاورہ میں مغضوب علیہ گروہ کہلاتا ہے۔

اور جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں ان چاروں قسم کے مطالب کی طرف قرآن کریم نے اپنے شروع میں ہی اشارہ کر دیا ہے چنانچہ سورہ فاتحہ میں فرماتا ہے:

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

"یعنی اے خدا تو ہمیں اس قرآن کے ذریعہ تمام وہ باتیں بتا دے جو ہمیں کرنی چاہئیں۔ اور اسی طرح تمام ان باتوں پر آگاہ کر جو ہمیں نہیں کرنی چاہئیں اور پھر ہمیں انعام پانے والے اور غضب کا نشانہ بننے والے ہر دو گروہوں کے حالات بھی بتا تاکہ ہم انعام پانے والوں کے رستہ کو اختیار کر سکیں اور عذاب کا نشانہ بننے والوں کے رستہ سے بچ سکیں۔"

اب اگر غور سے دیکھا جائے تو ساری قرآنی آیتیں انہی چار قسم کے مطالب میں منقسم نظر آتی ہیں۔ یعنی اگر کسی آیت میں کسی نیک عمل کا حکم ہوتا ہے تو کسی دوسری آیت میں کسی بد عمل سے روکا جاتا ہے اسی طرح اگر کسی آیت میں کسی انعام پانے والی قوم کا ذکر کر کے نیکی کی تحریک کی جاتی ہے تو کسی دوسری آیت میں کسی مغضوب علیہ قوم کی طرف اشارہ کر کے اس کے طریق سے ہوشیار اور مجتنب رہنے پر زور دیا جاتا ہے۔

پس قرآن پڑھنے والے کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ جب بھی کسی آیت پر سے گذرے تو اس آیت کے مفہوم کو سامنے رکھ کر اپنے نفس میں محاسبہ کرتا جائے کہ کیا اس آیت میں جس کام کا حکم دیا گیا ہے میں اس پر پوری طرح کاربند ہوں یا کیا اس آیت میں جس کام سے روکا گیا ہے میں اس سے پوری طرح رکا ہوا ہوں؟ اسی طرح اگر کسی آیت میں کسی منعم علیہ قوم کا ذکر ہے تو قرآن پڑھنے والا اپنے نفس میں غور کرے کہ کیا میں سچ مچ اس رستہ پر گامزن ہوں جو انعام پانے کا رستہ ہے اور اگر کسی آیت میں کسی مغضوب علیہ قوم کا ذکر ہے تو اس بات پر غور کرے کہ کیا میں غلطی سے خدا کے غضب کو بھڑکانے والے رستہ پر تو قدم زن نہیں ہو رہا؟

اس طریق تلاوت کی طرف خود قرآن شریف نے اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ سورہ فرقان میں فرماتا ہے کہ:۔

الّذین اذا ذکّروا بآیات ربّھم لم یخرّوا علیھا صمًّا وعمیانًا۔

"یعنی سچے مومن وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدائی آیات آتی ہیں تو وہ ان آیتوں پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے"

اس آیت میں یہی سبق دیا ہے کہ پڑھنے والی ہر بات کو غور سے سنیں اور ہر دیکھی بات کو غور سے دیکھیں تا کہ وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

اب ظاہر ہے کہ اس قسم کی تلاوت سے انسان قرآن کی ہر آیت کو اپنے لئے زندہ استاد اور ایک زبردست سبق بنا سکتا ہے اور یہی قرآن کریم کی اصل غرض و غایت ہے۔

بے شک قرآن کریم میں حکمت اور عرفان کے بے شمار خزانے مخفی ہیں اور ہر زمان

ماڈل ٹاؤن میں درس القرآن

ماہ رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن نے روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک کوٹھی ۱۰۵ ای بلاک میں درس القرآن کا انتظام کیا ہے تمام احمدی بہنوں سے درخواست ہے کہ وقت پر تشریف لا کر مستفید ہوں۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ماڈل ٹاؤن ۱۰۵ ای بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اپنے اپنے درجے اور اپنی اپنی جستجو کے مطابق ان خزانوں سے حصہ پاتا ہے اور پا سکتا ہے۔ مگر قرآن کی اولین غرض یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے شمع ہدایت کا کام دے اور یہ غرض صرف اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ قرآن پڑھتے ہوئے اس کی ہر آیت کے متعلق یہ سوچا جائے کہ میں اس کے اوامر پر کہاں تک عمل کر رہا ہوں۔ اور اس کے نواہی سے کہاں تک رکا ہوا ہوں اس رنگ میں تلاوت کرنے والا شخص چند دن میں ہی اپنے اندر ایسی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرے گا۔ جو زندگی بھر کی رسمی تلاوت سے کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدا کرے کہ ہماری تلاوت ایک بے جان اور مردہ تلاوت نہ ہو۔ بلکہ ایسی زندہ تلاوت ہو۔ جو ہر گھڑی پھولتی اور پھلتی اور ہر آن ایک نیا پھل پیش کرتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

۲۴/۶/۴۹

تعلیم القرآن کلاس

کے متعلق ایک ضروری اعلان

مستورات کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تعلیم القرآن کلاس کا انتظام بجائے لاہور کے جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ ربوہ میں ہوگا۔ اس لئے تمام طالبات سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ربوہ پہنچ جائیں۔ کلاس یکم رمضان کو شروع ہو جائیگی طالبات کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ہوگا۔ دیگر ضروری سامان اپنے ہمراہ لائیں:-

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

روس کا عروج و زوال

حضرت حزقی ایل نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام"

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور

(۱)

حزقی ایل جس کے معنے ہیں "خدا کی جبروت و قوت" یہ نام کاہنی خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک اسرائیلی نبی کا ہے۔ جو حضرت عیسے علیہ السلام سے چھ صد برس پیشتر مبعوث ہوئے اس نبی کا زمانہ وہ ہے۔ جب اسوری مملکت کے کھنڈرات پر کسدی سلطنت قائم ہو چکی تھی۔ یہود کسدیوں کے بادشاہ بخت نصر کی قید میں تھے خود حزقی ایل ان اسیروں میں موجود تھے۔ جنہیں بخت نصر اپنے دوسرے حملہ میں بیت المقدس میں گرفتار کر کے اپنے پایہ تخت بابل لے گیا۔ یہ نبی حضرت ارمیاہ کے ہمعصر تھے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ارمیاہ کی طرح حزقی ایل نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

قرآن مجید میں ایک نبی ذا الکفل کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔ (سورۃ انبیا آیت ۸۵) بعض مفسرین لکھتے ہیں۔ کہ ذا الکفل سے مراد حزقی ایل ہیں۔ راڈول نے ایک سیاح کی سند پر لکھا ہے کہ عرب کے لوگ حزقی ایل کو کفل کہتے ہیں۔

بائیبل کے عہد عتیق میں حزقی ایل کے نام پر ایک صحیفہ شامل ہے۔ جس میں مختلف اقوام کے لئے بعض پیشگوئیاں ہیں۔ انہی میں سے ایک پیشگوئی روس کے عروج۔ مشرقی وسطی پر حملہ اور انجام کار روس کی تباہی سے تعلق رکھتی ہے۔

آج سے ۲½ ہزار سال پیشتر جب روس ایک محدود۔ گمنام اور پسماندہ علاقہ تھا۔ حضرت حزقی ایل خبر دیتے ہیں۔ کہ روس کی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔ یہ دنیا کے ایک حصہ پر چھا جائے گا۔ یہ سرمایہ داری کا دشمن ہوگا۔ سونا چاندی مال مویشی سب اپنے قبضہ میں کرلے گا۔ پوری طاقت حاصل کرنے کے بعد اس کا ایک حملہ مشرق وسطی پر ہوگا۔ جس میں اسے کامیابی تو ضرور ہوگی لیکن انجام کار اسی میدان جنگ میں یہ تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ اس پیشگوئی میں روس کو یاجوج اور یورپ کے دوسرے ممالک کو جو پہلے گروپ میں شامل نہ ہوں گے ماجوج قرار دیا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی مختلف عنوانین کے نیچے پیش کی جاتی ہے۔

روس کا عروج اور روسی بلاک کا قیام

"خداوند کا کلام مجھ کو پہونچا اور اس نے کہا کہ اے ابن آدم اپنا موہنہ یاجوج کی طرف کر جو ماجوج کی سرزمین کا ہے . . . . . . ہاں اسکے برخلاف نبوت کر۔ اور کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ دیکھ میں تیرے برخلاف ہوں اے یاجوج۔ روش۔ ماسک اور توبل کے سردار میں تجھ کو گھما دوں گا۔ اور تیرے جبڑوں میں بنسیاں ماروں گا۔ اور تجھ کو باہر کھینچ نکالوں گا۔ تجھ کو اور تیرے سارے لشکر۔ جنگی لباس فاخرہ میں ملبوس گھوڑوں اور سواروں کو نیزہ انداز اور سپر بردار بہت بڑے گروہ کو بلکہ ہر ایک تلوار پکڑنے والے کو میں باہر لا کھڑا کروں گا۔ اور پھر اس کے ساتھ فارس۔ کوش اور خوط کو جو سب سپر بردار اور خود پہنتے ہیں۔ اور اسی طرح جمر اور اس کے جیوش قاہرہ تجرمہ اور ان کے سارے لشکر بلاد شمالیہ کی قوموں اور ان کی ساری فوج کو اسکے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو جو تیرے ساتھ شامل ہیں۔ (دنیا کے سامنے) باہر نکالا جائیگا پس تو تیار ہو۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی سارے گروہ کو جو تیرے ساتھ جمع ہوئے ہیں تیار کر اور ان کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جا۔ ایک مدت مدید کے بعد تجھ پر نگاہ کی جائے گی۔ اور تو اس سارے گروہ کا سردار مقرر ہوگا۔

(حزقی ایل ۳۸ باب آیت نمبر ۱ تا ۸)

تصریحات

پیشگوئی کے اس حصہ پر نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہے کہ اول یاجوج اور ماجوج دنیائے قدیم کی دو عظیم الشان قومیں ہیں جو کہ ایک ہی سرزمین سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یاجوج کا مقام۔ روش ماسک۔ اور توبل بتایا گیا ہے اور ماجوج کا اسی سرزمین کا باقی حصہ

روش وہی ہے جس سے رشیا نکلا۔ ماسک وہی ہے جو ماسکو ہوا۔ (دریائے ماسک پر آباد ہے) اور توبال بحر اسود کے بالائی علاقہ (یعنی جنوبی روس) کا نام ہے۔ یا بعض کے نزدیک وہ مقام جہاں اب روس کا مشہور ایشیائی شہر ٹوبالسک (دریائے توبل کے کنارے) آباد ہے۔

الغرض یاجوج ماجوج وہی وحشی قبائل ہیں جو مشرقی یورپ میں زمانہ قدیم سے پھیلے ہوئے تھے اور جہاں سے ان کا سیلاب مغربی یورپ پر

یوماً فیوماً امنڈتا رہا۔ اور یوں سارے یورپ میں یہ قومیں پھیل گئیں۔ یہی وحشی قبائل ہیں۔ جنہوں نے رومن ایمپائر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اور جن کے برسر اقتدار آنے کے بعد سرزمین یورپ میں سیاسی۔ لسانی۔ مذہبی اور تمدنی تغیرات رونما ہوئے۔ سیاسی اور تمدنی انقلاب تو ظاہر ہے۔ کہ ان وحشی قبائل نے نہ صرف رومن ایمپائر بلکہ رومن تمدن کو ہمیشہ کے لئے پامال کر دیا۔ لسانی حیثیت سے بھی ایک بڑا انقلاب آیا۔ یونانی و لاطینی کی جگہ ان وحشی قبائل کی غیر شستہ بولیاں السنہ علمی کے مرتبہ پر ممتاز ہو گئیں۔

پھر مذہبی حیثیت سے ایک بہت بڑا انقلاب ظاہر ہوا یعنی یورپ کے عام مذہب شرک و بت پرستی کی جگہ یہ قبائل بڑی سرعت سے رفتہ رفتہ عیسائیت کی آغوش میں پہونچ گئے۔ آج یورپ والے انہی وحشی قبائل کی اولاد ہیں۔ ان کی زبانیں تمدن مذہب انہی قبائل کا ورثہ ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے بھائی عزیز مکرم میاں عبد القیوم صاحب جو راولپنڈی میں جمعدار کلرک کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان دنوں بعض نہایت سخت قسم کے ابتلاؤں سے گزر رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ مزید برآں ان کی ترقی کے لئے بھی درخواست ہے۔ ان کی جسمانی کمزوری ترقی کے راستہ میں ہمیشہ روک بن جاتی ہے۔ خاکسار عبد الحی از سرگودھا

میرا چھوٹا بھائی عزیزی عبد الرشید ۲۰ دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

محمد اشرف واقف زندگی

(۳) میرے ایک عزیز دوست آجکل کچھ مشکلات میں سے گزر رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے ان کی مشکلات ان کے لئے آسان کر دے۔ اور ان کی مدد فرمائے۔

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی

(۴) میرے بھانجے محمد عالم صاحب کے متعلق سرگودھا سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کو ٹائیفائڈ بخار آ رہا ہے۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد ابراہیم کارکن الفضل

(۵) میری اہلیہ کی طبیعت اللہ تعالی کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ احباب اس کے دور کرنے کی دعا فرمائیں:۔ (ڈاکٹر ایم۔ الیس۔ احمدی)

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاز رانی اور مسلمان

نوجوانوں کے لئے قومی خدمت اور روزگار کے مواقع

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں۔ کہ مسلمان قدیم زمانہ سے جہاز رانی اور کشتی بانی کے ماہر رہے ہیں۔ عربوں کے جہاز بحر ظلمات۔ بحر متوسط۔ بحر احمر بحر ہند اور بحر اوقیانوس کو اچھی طرح چھان چکے ہیں۔ اور ایک وقت تو ایسا تھا۔ کہ صرف عرب ہی مشرقی اور مغربی ہواؤں کے جاننے والے تھے۔ اور اس علم کی وجہ سے ہندوستان اور جزائر شرق الہند کی ساری تجارت ان ہی کے ہاتھ میں تھی۔ اور ان کے تجارتی جہاز چین تک آتے جاتے تھے۔ اٹھارہویں صدی میں جب عرب میں قحط پڑا۔ تو نہ صرف بری بلکہ بحری راستہ سے بھی مصر سے غلہ لایا گیا۔ یورپ میں جبرالٹر یعنی جبل الطارق اور مارسیلز یعنی مرسی علی کے نام عربوں کی غیر فانی یادگاریں ہیں۔ ۲۲۵ھ میں سلیمان نامی عرب نے جو نقشہ بنایا تھا۔ اس میں بحر اوقیانوس (بحر ظلمات)، بحر منجمد شمالی آبنائے بیرنگ اور شمالی راستہ سے بحر چین تک کا راستہ دکھایا گیا تھا۔ قطب نما کا علم بھی اہل یورپ کو عربوں کی بدولت ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازوں پر بھی بکثرت مسلمان جہازی کام کرتے تھے۔ ان چند تمہیدی جملوں سے اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان قدیم زمانہ سے سمندر کے شائق رہے ہیں۔ اب پاکستان بن جانے کے بعد بھی ہم کو اپنی قدیم روایت نہ صرف قائم رکھنا بلکہ اسے اور زیادہ شاندار بنانے میں پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔

بحری بیڑہ ضروری ہے

پاکستان کے محل وقوع اور جغرافیائی صورت حال کا یہی تقاضہ ہے۔ پاکستان کا ساحل ۸۰۰ میل طویل ہے۔ اور مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان کا فاصلہ تقریباً ۳۰۰۰ (تین ہزار) میل ہے۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان جانے کا صرف بحری راستہ ہے۔ اور اس راستہ اور اپنے ساحل کی حفاظت صرف ایک زبردست بحری بیڑہ ہی سے ہو سکتی ہے۔ ہمارے لئے اپنے بحری تجارتی راستہ کو محفوظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ہماری اقتصادیات کا دارومدار بہت کچھ جوٹ۔ روئی۔ چمڑے تلہن اور دیگر خام پیداوار کی برآمد پر ہے پھر ہمیں اپنی نوزائیدہ مملکت کو صنعتی بنانے کے لئے صنعتی مشینیں اور پٹرول وغیرہ درآمد کرنا ہے۔ بہرحال اپنی بقا اور اپنی ترقی کے لئے ہمیں اپنے بحری بیڑہ کو ایک طاقتور بنانا بہت ضروری ہے۔ اور نوجوان اس میں بھرتی ہو کر نہ صرف اپنا بلکہ اپنی قوم اور ملک کا مستقبل شاندار بنا سکتے ہیں۔

بحری بیڑہ کے لئے جتنے جہازوں کی موجودگی ضروری ہے۔ اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ ضروری ان جہازوں کے چلانے اور ان کی مرمت کرنے والے افراد ہوتے ہیں ان آدمیوں کو خاص تربیت دینے کے لئے تربیتی ادارے بھی ضروری ہیں۔ کیونکہ بحری بیڑہ کے عملہ میں صرف بہترین آدمیوں ہی کی گنجائش ہوتی ہے۔ عمدہ بحری بیڑہ کے لئے عمدہ افسروں اور عمدہ ملاحوں کی ضرورت ہے اسی لئے ان کا انتخاب بھی بڑی احتیاط سے کیا جاتا ہے۔

بحری بیڑہ میں افسر بنیئے

ساڑھے سترہ برس اور ساڑھے انیس برس کی عمر کے میٹرک پاس لڑکے شاہی پاکستانی بحریہ میں مستقل کمیشن کے واسطے پبلک سروس کمیشن کو درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کو سب سے پہلے ایک تحریری امتحان پاس کرنا ہوگا۔ جو پاکستان پبلک سروس کمیشن لیتا ہے۔ پھر سروس سلیکشن بورڈ کی طرف سے ہونے والے انٹرویو میں کامیابی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور آخر میں طبی معائنہ کے معیار پر پورا اترنا پڑتا ہے۔ ان امتحانوں میں کامیابی کے بعد امیدوار کو بحریہ میں کیڈٹ بنا دیا جاتا ہے۔ اور کیڈٹ چند مہینے کراچی میں تربیت حاصل کرنے کے بعد انگلستان بھیج دیئے جاتے ہیں۔ انہیں شاہی برطانوی بحریہ کے کیڈٹوں کے ساتھ تین سال سے چھ سال تک تربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس تربیت کے تمام مصارف حکومت برداشت کرتی ہے۔ مگر کیڈٹوں کی چھٹیوں اور تفریح کے مصارف جو تقریباً پندرہ سو روپے ہوتے ہیں۔ ان کے والدین کو دینے ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں قیام کے دوران میں کیڈٹوں کو پہلے سال سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ ٹریننگ کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد انہیں برطانوی بیڑہ کے سمندر میں جانے والے جہازوں پر مڈشپ مین کے عہدہ پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں دو سو روپیہ ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ پھر انہیں ڈھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ پر ایکٹنگ سب لفٹیننٹ بنا دیا جاتا ہے۔ اور مستقل ہو جانے کے بعد ان سب لفٹننٹوں کی تنخواہ ساڑھے چار سو تا ساڑھے چھ سو روپے ماہوار ہوتی ہے اور ترقی کے بڑے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ کیونکہ کمانڈر اور پھر کیپٹن کے عہدوں پر تقرر و انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر کموڈور اور پھر نائب امیر البحر کا عہدہ ہوتا ہے۔

مستقل کمیشن کے علاوہ پاکستانی بحریہ نیول ریزرو آفیسر بھی بھرتی کر رہا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو اس وقت کسی کاروبار میں لگے ہوئے ہیں اور یا برسر روزگار ہیں۔ نیول ہیڈ کوارٹرز کے آفیسروں کا ایک بورڈ ان کا انتخاب کرتا ہے۔ کامیاب امیدوار دو ایک مہینہ ٹریننگ حاصل کر کے اپنا اپنا کاروبار یا روزگار پھر شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں ہر سال کچھ عرصہ کے لئے ٹریننگ کے واسطے طلب کر لیا جاتا ہے کسی فوری ضرورت کے موقع پر یہ ریزرو آفیسر باقاعدہ بحریہ میں شامل کر لئے جائیں گے عنقریب پاکستانی خواتین کو بھی نیول ریزرو آفیسر اور ریٹنگ کے طور پر بھرتی کرنا شروع کیا جائے گا۔ تاکہ ضرورت کے وقت بحریہ کے ساحلی اداروں میں انہیں مقرر کیا جائے اور وہاں کے مردوں کو جنگی فرائض کے لئے بھیجا جائے۔

بحریہ میں ملاحوں کے انتخاب میں بھی بڑی احتیاط برتی جاتی ہے۔ اور زیادہ تر ۱۵ سال سے ۱۷ سال تک کے لڑکے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ بھرتی کے بعد انہیں ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس۔ بہادر میں دو سال ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس کے بعد چھ مہینہ تک کسی جہاز میں کام سکھایا جاتا ہے۔ ملاحوں کے لئے بھی ترقی کے کافی مواقع ہوتے ہیں۔ اور یہ ملاح کی حیثیت سے ۱۵ روپیہ ماہوار سے ملازمت شروع کر کے ۳۹۵ روپے ماہوار پانے والے وارنٹ افسر تک ترقی کر سکتے ہیں

یہاں یہ امر بھی واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ بحریہ میں ٹریننگ کی مدت اتنی زیادہ کیوں ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ جہاز ایک شہر کا شہر ہوتا ہے اور اس میں شہری زندگی کے تقریباً تمام شعبے ہوتے ہیں۔ جہازیوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اس لئے اسکے ہر افسر اور ہر ملاح کو کئی کئی طرح کے کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ اس میں ایک بات فائدہ کی یہ ہوتی ہے۔ کہ خدمات کی رنگا رنگی جہازی کام سے اکتانے نہیں دیتی۔ شہر شہر کی سیر اور ملک ملک کے دورے کا الگ موقع ملتا ہے۔ پاکستان کو دنیا سے روشناس کرانے کا ایک اچھا ذریعہ یہ ہے کہ مختلف ممالک کو ایسے جہاز بھیجے جائیں۔ جو پاکستان کی شہرت میں چار چاند لگانے کے باعث ہوں۔

اس طرح بحریہ میں بھرتی ہو کر آپ پاکستان کے غیر سرکاری سفیر ہو سکتے ہیں۔ اپنے پیارے پاکستان کو مستحکم اور طاقتور بنا کر اسے دشمنوں اور ملک گیروں کے حریصانہ عزائم سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ قائد اعظم کے یہ الفاظ یاد رکھنے کے قابل ہیں جو انہوں نے ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء کو پاکستانی بحری بیڑہ کو مخاطب کر کے کہے تھے۔ "اس دنیا میں کمزور اور غیر محفوظ ہونا گویا دوسرے ملکوں کو حملہ آور ہونے کی دعوت دینا ہے۔ آج کل امن کی بڑی خدمت یہی ہے۔ کہ اپنے ملک کو اتنا طاقتور بنا دو۔ کہ کسی حریص طاقت کو اس کی جانب نگاہ بد سے دیکھنے کی جرأت نہ پڑے۔"

شامی یونیورسٹی کے ہال میں چوہدری ظفر اللہ خان کا کامیاب لیکچر

(مکتوب دمشق)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام)

مورخہ ۱-۶-۴۹ کو بوقت ۶ بجے شام پاکستان کے وزیر خارجہ نے شامی یونیورسٹی کے ہال میں کئی سو معززین کے سامنے کامیاب سیاسی لیکچر دیا۔

یونیورسٹی ہال میں تمام عرب حکومتوں کے جھنڈوں کے علاوہ ہال کے وسط میں پاکستانی جھنڈا آویزاں تھا ہال کی بلڈنگ کے اردگرد سڑکوں پر فوجی پہرہ تھا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جن کی تشکیل یوں کی گئی تھی۔

۱۔ سفید ٹکٹ:۔ وزراء۔ ممبران پارلیمنٹ۔ سفراء نیز سر ظفر اللہ خان کے احباب و اصدقاء کے لئے تھا۔

۲۔ سبز ٹکٹ:۔ نمائندگان پریس و فوٹوگرافرز کے لئے

۳۔ سرخ ٹکٹ:۔ مختلف وزارتوں کے سیکرٹریوں پروفیسروں و اساتذہ کے لئے تھا۔

۴۔ نیلا ٹکٹ:۔ ادباء۔ شعراء۔ زعماء اور ان طلباء و طالبات کے لئے تھا۔ جو سیاسی مسائل کو سمجھ سکیں۔ یا ان کو سیاسی مسائل سے دلچسپی ہو۔

۵۔ خاکی ٹکٹ:۔ معزز تعلیم یافتہ خواتین اور سکاؤٹس گرلز کے لئے تھا۔

۶۔ ہلکا سرخ ٹکٹ:۔ دمشق کے تمام محلوں کے نمبرداروں اور معزز تجار کے لئے تھا۔

سر ظفر اللہ خان ۶ بجے سے چند منٹ قبل یونیورسٹی کے چانسلر کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ اب چھ بج چکے تھے۔ کہ شام کے وزیر اعظم اور انقلابی لیڈر حسنی بک زعیم ہال میں داخل ہوتے ہوئے نظر آئے اور ان کے ساتھ سر ظفر اللہ خان بھی تھے۔ دلربا موسیقی کی آواز حاضرین کو مسحور کر رہی تھی۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر اور تالیوں کی آواز سے آپ دونوں کا استقبال کیا۔ دونوں کے سٹیج پر پہنچنے کے بعد شامی وزراء بھی سٹیج پر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ فوٹوگرافر فوجی حکام کی اجازت سے غیر معمولی سرگرمی دکھا رہے تھے۔ سب سے پہلے شامی وزیر خارجہ عادل بک ارسلان نے چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات کا اعلیٰ پیرایہ میں ذکر کیا۔ اور آپکی شخصیت عظمیٰ کا تعارف کرایا۔

بعد ازاں چوہدری ظفر اللہ خان تالیوں کی گونج میں لیکچر کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ کے دائیں پہلو میں انگریزی پروفیسر استاذ یوسف خلیفہ بطور ترجمان کے کھڑے تھے۔ دمشق کا ریڈیو سٹیشن آپ کی تقریر ساتھ ساتھ براڈکاسٹ بھی کر رہا تھا۔ اور دمشق کی ایک پروپیگنڈا کمپنی آپ کے لیکچر کو ریکارڈ کر رہی تھی۔ اس لئے آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے مختلف آلات لگے ہوتے تھے۔

پاکستانی وزیر خارجہ نے Proceedings of The last Session of a. N.O.S general Assembly کے موضوع پر تقریر کی۔

جس میں آپ نے مجلس اقوام متحدہ کے آخری اجلاس کی کارروائی مختصر مگر ٹھوس پیرایہ میں بیان کی آپ نے لیکچر کے آغاز میں فارس بک۔ الخوری کی شخصیت کو خراج تحسین ادا کیا۔

آپ کا لیکچر "اسرائیل کی قبولیت"، لیبیا کا مسئلہ ..... انڈونیشیا اور سپین کا قضیہ اور دوسرے مسائل پر مشتمل تھا۔ اطالوی مستعمرات کے ضمن میں آپ نے فرمایا۔ کہ مغربی گروپ کے مقابلہ میں مشرقی گروپ مضبوط ہونا چاہیئے۔ تاہم آئندہ کے اجلاس میں مغربی گروپ کا کامیابی سے مقابلہ کر سکیں نیز جس اطالیان لیبیا کو منظم کرنا چاہیئے تا وہ اپنے داخلی مسائل کو بخوبی سمجھ سکیں۔ نیز آپ نے کہا کہ میری خدمات حاضر ہیں۔ شامی پریس نے آپ کے لیکچر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ ظفر اللہ خان کا لیکچر آپ کی سیاسی شہرت اور علمی بڑائی کا بلا شبہ آئینہ تھا۔ اور اخلاص کی روح کا حامل تھا۔ "القبس" لکھتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے پاکستان اور عرب حکومتوں کی مصنوعی حدود کو توڑ دیا ہے آپ کے لیکچر کے دوران میں حاضرین تالیوں سے سر ظفر اللہ خان کے خیالات افکار کی جہاں تائید کر رہے تھے۔ وہاں خوشی کا بھی اظہار کر رہے تھے۔ میں نے لیکچر کے بعد ہال میں کئی معزز اشخاص سے یہ فقرہ سنا۔ واللہ رجل عظیم۔ بخدا یہ بہت بڑی شخصیت ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر)

مشاورتی کونسل کے ساتھ اشتراک کیجئے
پیرزادہ کی نصیحت

کوئٹہ ۲۴ جون۔ وزیر خوراک عبدالستار پیرزادہ نے ضلع لورالائی میں ایک چھوٹے سے شہر سانجاوی میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مجمع پر زور دیا۔ کہ وہ بلوچستان کی مشاورتی کونسل کے ساتھ اشتراک کریں۔ اور مسلم لیگ کو مضبوط بنائیں۔

انہوں نے کہا۔ اگر مسلم لیگ میں کچھ قابل اعتراض افراد ہیں۔ تو تمام مسلم لیگ کو قابل اعتراض نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ان کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ اس میں شرکت کر کے اور بے غرض کام کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ایک اسکیم جو انہوں نے گذشتہ مئی میں بلوچستان کے لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے بنائی تھی۔ حکومت نے منظور کر لی ہے۔ انہوں نے کہا حکومت پاکستان عوام کی خدمت کرنے اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے پوری مساعی کر رہی ہے

ایجنٹ گورنر جنرل کے مشیر قاضی عیسٰی نے جو پیرزادہ کے ساتھ دورے میں شریک ہیں۔ مجمع کو مخاطب کیا اور ان پر زور دیا کہ وہ "علیٰ اخلاق" پیدا کریں۔ اور ان کو چند "شرارت پسند" لوگوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ سے متنبہ کیا۔

※ اسی قسم کے جلسے دوسرے مقامات پر بھی ان کے دوران میں ہوئے۔ وزیر موصوف کل کوئٹہ پہنچ گئے۔ (داستار)

سی۔ پی کے وزیروں کے خلاف الزام نامہ

ناگپور ۲۴ جون:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدراس کی مثال پر عمل کر کے ناگپور اور برار کی صوبائی کانگرس کمیٹیوں صدر صدر کانگرس کے سامنے تحقیقات کے واسطے پیش کرنے کے لئے صوبہ متوسط کے بعض وزراء کے خلاف ایک الزام نامہ تیار کر رہے ہیں۔ جو کہ عنقریب تیار ہو کر سامنے آجائے گا۔ (داستار)

آئرش شاعر کی دس سالہ برسی

لنڈن ۲۵ جون:۔ (ریڈیو) آج سے ٹھیک دس سال پہلے آئرلینڈ کا سب سے بڑا شاعر اور جدید دور کے انگریزی شعراء میں ایک ممتاز شخصیت کا مالک ہم ٹبلر ژیٹس (YEATS) اس دنیا سے کوچ کر گیا اس ہفتے اس کی برسی منائی جا رہی ہے۔ کئی ریڈیائی تقاریر کے علاوہ ڈاکٹر فادر جیفرس نے "ژیٹس۔ ایک انسان اور شاعر کی حیثیت سے" کے زیر عنوان ایک کتاب اس موقع پر شائع کی ہے۔ ژیٹس ایسے انسانوں کی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ جو اب ناپید ہو چکی ہے وہ ایک شاعر تھا۔ جو شاعر کی طرح زندگی گزارتا۔ اور شاعر کی طرح گفتگو کرتا تھا۔ وہ شکل سے بھی شاعر معلوم ہوتا اور اس کی ہر حرکت میں شاعری مضمر ہوتی۔

جوانی کے زمانے میں وہ خوبصورت ترین مردوں میں سے تھا۔ ساٹھ سال کی عمر میں بھی اس کی شخصیت بڑی رعب دار تھی۔ اس کا چہرہ امیرانہ تھا اس کے بال چاندی کی طرح تھے۔ اور آواز اتنی شیریں کہ جب کلام سنانے پر آتا۔ تو یہ معلوم نہ ہوتا۔ کہ سورج کس وقت غروب ہوا۔ اور کس وقت طلوع ہوا۔ آئرلینڈ کے ادبی احیاء میں اس کا نمایاں حصہ ہے۔ ڈبلن کے ایبے تھیٹر میں وہی روح رواں شخصیت گنا جاتا تھا۔ اتنی بڑی اور خود دار شخصیت کے دشمن بھی کئی تھے۔ جو اس کی ادبی قابلیت کے بڑے مداح تھے۔ لیکن اسے ایک کھلاڑی وِنڈ ٹے "کی حیثیت سے طنز کی نظر سے دیکھتے تھے۔ کچھ نوجوان ادیبوں نے اس کے طرز عمل کے خلاف بغاوت کر دی۔ لیکن ژیٹس نے بھی انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔ کسی نے اس سے پوچھا۔ آپ نوجوان ادیبوں کی حوصلہ افزائی کیوں نہیں کرتے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ کبھی اپنے تصورات کی تعریف نہیں کرتا

مسلح افواج کیلئے شہری ڈاکٹر

کراچی ۲۵ جون:۔ وزارت دفاع حکومت پاکستان نے پاکستان کی مسلح افواج کے لئے مقامی طور پر علاج معالجہ کے واسطے شہری ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کو ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر سرکاری خدمات کو اچھی طرح انجام دینے میں حرج نہ ہو۔ تو نجی پریکٹس کی اجازت ہوگی۔ مگر کوئی فوجی عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

مرحوم ژیٹس کا پہلا ڈرامہ ۱۸۹۹ء میں ڈبلن میں سٹیج ہوا تھا۔ اب بی بی سی نے اسے نشر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور پروگرام نشر ہوا جس میں ژیٹس کی بیوی اور آئرلینڈ کی سیاسی اور ادبی شخصیتوں کی طرف سے شاعر کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔

قرآن مجید مترجم کے ہدیہ میں رعایت

اس خیال سے کہ رمضان شریف میں احباب قرآن مجید کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں زبردست رعایت کی گئی ہے

قرآن مجید مترجم از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جسکے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ مجلد کا اصلی ہدیہ بارہ روپے رعایتی ہدیہ دس روپے

حمائل شریف مترجم:۔ جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب اور حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا ہوا ہے۔ مجلد کا اصلی ہدیہ سات روپے رعایتی چھ روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ نمبر ۲ رشید سٹریٹ سعدی پارک لاہور

علامہ اجل حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

مستند اور مفید ترجمۃ القرآن

بیت القرآن سے نہیں بلکہ بیت الفرقان سے مل سکتا ہے

احباب "بیت الفرقان" اردو بازار لاہور سے رعایتی ہدیہ (بجائے ۱۲ روپے کے) چھ روپے سے منگوائیں۔

(۲) بطرز لیسرنا القرآن بلا ترجمہ مجلد پانچ روپے

بیت الفرقان اردو بازار لاہور

اس زمانہ کا ربانی مصلح

اس کا دعویٰ اور اس کی تعلیم

اسکے اپنے الفاظ میں

حق کے طالب کو مفت

تبلیغ کیلئے ایک روپیہ چار

عبداللہ الہ دین سکندر آباد

تاجروں کے لئے نادر موقعہ

اگر آپ تجارت کے حقیقی راستوں پر چلنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً "پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین پیلس متصل لائیڈز بنک دی مال روڈ لاہور" کے ممبر بن جائیں۔ جو کہ پاکستان کے تاجروں کی نمائندگی کا واحد اور صحیح ادارہ ہے۔ Exports & Imports کے متعلق ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ اور تجارتی مشکلات کا حل ہر فوری و ممکن طریق سے کیا جائے گا۔ چونکہ اس چیمبر کی بنیاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے رکھی گئی ہے۔ جو احباب اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ وہ ایک خاص راز سے محروم رہیں گے۔ چندہ سالانہ برائے رکنیت۔ /۲۵ روپے

برائے فرمز:۔ چندہ سالانہ برائے لمیٹڈ فرمز ۔/۵۰ روپے۔

خاکسار:۔ چوہدری بشارت حیات بھٹی فائننس سیکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین پیلس مال روڈ لاہور متصل لائیڈز بنک

بہرے بھی سننے لگے

ولائیت کی ایک حیرت انگیز ایجاد جس کے ذریعہ بہرے اور اونچا سننے والے بآسانی سن سکیں گے:۔

ریڈیو الیکٹرک ہاؤس فورٹ مینشن کراچی صدر فون نمبر ۴۳۸۳

حب نظامی:۔ طاقت کی لاثانی دوا:۔ ۶۰ گولیاں:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ کو گوجرانوالہ

کیا امریکہ اور برطانیہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لیں گے

لنڈن ۲۵ جون۔ چینی قوم پرستوں نے غیر ملکی جہاز رانی کے لئے بندرگاہوں کو بند کر دیا ہے۔ اس سے بین الاقوامی قانون میں جو پوزیشن پیدا ہو گئی ہے اس کے نتیجہ میں امریکہ برطانیہ اور دوسرے ممالک چینی کمیونسٹوں کو تسلیم کر لیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی کابینہ جلد ہی اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آیا قوم پرستوں کا یہ فعل ناکہ بندی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے صورت حال پر غور کرے گی۔ (اسٹار)

ملایا میں سیاسی لحاظ سے نازک صورت حالات

کوالالمپور ۲۵ جون۔ کمیونسٹ ڈاکوؤں کی سرگرمیوں اور ربڑ کی قیمتوں کے متواتر گرنے سے ملایائی فیڈریشن کے عوام ایک بڑی سیاسی نزاکت حال میں داخل ہو رہے ہیں۔ ملایا کے فوجی رہنما ڈیٹو اون نے جو سلطان جوہور کے وزیر اعظم ہیں اعلان کیا ہے کہ ممکن ہے وہ مستعفی ہو جائیں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو ملایا کی تین دوسری ریاستوں کے وزیر اعظم بھی ایسا ہی کریں گے۔

یہاں گذشتہ ہفتہ ایک کانفرنس میں ملایا کی نو ریاستوں کے سلاطین نے جمع ہو کر برطانوی دفتر نوآبادیات کی اس تجویز پر غور کیا کہ ہائی کمشنر کی امداد کے لئے ایک ملایائی مشیر کا تقرر کر دیا جائے۔ یہ مشیر ریاستوں کے انتظام میں اشتراک عمل کرائے گا۔ اس کی تنخواہ اور حیثیت ایک ریاست کے وزیر اعظم کی سی ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کی حکومت اس تجویز کی حامی ہے سلاطین کا خیال ہے کہ اس قسم کا تقرر ان کے کام میں مداخلت ہے۔ اگر یہ مسئلہ انتہا کو پہنچ گیا تو یہ نوزائیدہ فیڈریشن ایک بڑے نازک وقت میں ملایا کے تجربہ کار منتظمین کی خدمات سے محروم ہو جائے گی۔ (اسٹار)

شاہ فاروق کو مصر یوں کا خراج تحسین

لنڈن ۲۵ جون۔ یہاں کے مصری تعلیمی بیورو کے شائع کردہ بلیٹن کے مئی۔ جون کے اشاعت میں جو ۴۶ صفحہ کا خوبصورت شمارہ ہے اور شاہ فاروق کی تخت نشینی کی سالگرہ کی تقریب میں شائع ہوا ہے لنڈن میں مصری سفیر عبد اللطیف آمر پاشا اور مصر کے وزیر تعلیم مسٹر علی ایوب کے پیغامات ہیں۔

امر پاشا نے اپنے محبوب بادشاہ کے ساتھ اپنی انتہائی مخلص خواہشات اور وفاداری کے اظہار کے لئے اس موقع کا خیر مقدم کیا اور کہا ہے کہ میں حقیقی اینگلو مصری دوستی کے لئے جس کے لئے میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے اس ایک اور قدم کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

مسٹر علی ایوب نے اپنے پیغام میں شاہ فاروق کی تعریف کی ہے کہ وہ ایسے بادشاہ ہیں جنہوں نے تہ دل کیا تھا قوم کی عظمت کو زندہ رکھنے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ انہوں نے ہر اس فرد کی ہمت افزائی کی ہے جو قومی خوشحالی کے لئے خدمات انجام دے رہا ہے اور ان کی رہنمائی کی ہے جو قوم کی عظمت اور خوشحالی کی جستجو میں ہیں۔ (اسٹار)

نظام کی آخری نشانی بھی ختم ہو گئی

ناگپور ۲۵ جون۔ حیدرآباد کے سرکاری دفتروں پر سے نظام کے جھنڈے کے ڈنڈے بھی ہٹا دیئے گئے۔ اس طرح اقتدار کی آخری نشانی بھی ختم ہو گئی۔ (اسٹار)

دنیا میں غذا کی کمی کا مسئلہ

لنڈن ۲۵ جون۔ دنیا میں غذا کا مسئلہ اب یہ ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں غذا کی پیداوار بڑھائی جائے اور ان علاقوں کے لئے ایسے علاقوں سے غذا کیسے حاصل کی جائے جہاں افراط سے ہے۔ یہ بین الاقوامی غذائی صورت حال پر ایک رپورٹ کا خلاصہ ہے جو اقوام متحدہ کی خوراک اور زراعت کی انجمن کی کونسل نے تیار کیا ہے۔ کونسل کا اجلاس آجکل پیرس میں ہو رہا ہے۔

کونسل نے مشرق بعید کے چاول کی پیداوار کے بارے میں مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ جس میں کوئی ترقی نہیں ہوئی ہے اور لکھا ہے کہ علاوہ ایشیا کے اور ہر جگہ شکر کی پیداوار قبل جنگ سے زیادہ ہے۔ یہ بیان کرتے ہوئے کہ اس سال یکم جولائی کو امریکہ میں گیہوں کا ذخیرہ گذشتہ سال کے مقابلے میں پچاس فیصدی زیادہ ہو جائیگا موٹے اناج کی مقدار تین گنا زیادہ ہو جائیگی اور گذشتہ سال کی غلہ کی برآمد گذشتہ اٹھارہ سالوں سے زیادہ ہے۔ کونسل یہ آگے چل کر لکھتی ہے کہ کئی ممالک میں غذا کی زیادہ پیداوار کے باوجود لاکھوں افراد پوری غذا سے محروم ہیں اور دنیا میں کھپت کا اوسط قبل جنگ کے معیار کو نہیں پہنچا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ شمالی امریکہ غذائی اور صنعتی دونوں قسم کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا سب سے زرخیز علاقہ ہے۔ رپورٹ میں ان مشکلات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو ایک ایسے سمجھوتے کے ہو جانے کی راہ میں حائل ہیں جن کے ذریعہ شمالی امریکہ بر اعظم کو دوسری اشیا دے کر غذا کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے۔ (رائٹر)

کامرس کی تعلیم کے متعلق یونیورسٹی نے نئی سکیم منظور کر دی

دہلی کالج آف کامرس میں جلسہ تقسیم انعامات

لاہور ۲۵ جون۔ آج شام سٹی کالج آف کامرس کے جلسہ تقسیم انعامات میں گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کالج کے پرنسپل مسٹر محمد حسن نے کالج کی سرگرمیوں اور روز افزوں ترقی پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اسی ضمن میں آپ نے بتایا کہ بی۔ کام کے متعلق جو سکیم پیش کی گئی تھی وہ یونیورسٹی نے منظور کر لی ہے اور اب آئندہ میٹرک کے بعد چار سال میں بی۔ کام کی ڈگری حاصل کی جا سکے گی اور موجودہ کورس جو ایف۔ اے کے بعد تین سال تک جاری رہتا ہے ترک کر دیا جائے گا۔ اس طرح طلباء کا ایک قیمتی سال بھی بچ جائے گا۔ اور کامرس کی تعلیم بھی باقی مضامین کے ساتھ ساتھ مساوی سطح پر آجائے گی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اکاؤنٹینسی اور چیکنگ کی ایڈوانسڈ کلاسز کے علاوہ جو نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہیں سرٹیفکیٹ ان کامرس کی کلاس بھی جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ اس میں میٹرک پاس طلباء داخل ہو سکیں گے اور دو ماہ کی تربیت کے بعد یونیورسٹی کی طرف سے اسی طرح مذکورہ سرٹیفکیٹ حاصل ہو سکیں گے جس طرح کہ آجکل "ڈپلوما ان جرنلزم" حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ سکیم یونیورسٹی میں پیش کی جا رہی ہے۔ اور بعد منظوری اس پر عمل شروع ہو جائیگا۔

جلسہ کی صدارت شیخ عبد القادر صاحب نے فرمائی۔ آپ نے خطبہ صدارت میں پرنسپل محمد حسن صاحب کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا۔ اور کامرس و اقتصادیات کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ادارہ نہایت اہم خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

تپ دق افسر کا عزم لنڈن

لاہور ۲۵ جون مغربی پنجاب کے شعبہ تپ دق کے افسر ڈاکٹر ریاض علی خاں ۲۹ جون کو کامن ویلتھ تپ دق کانفرنس میں شرکت کیلئے لنڈن جا رہے ہیں۔ یہ کانفرنس ۵ جولائی سے ۸ جولائی تک جاری رہے گی۔ کانفرنس کے خاتمے پر ڈاکٹر موصوف دو مہینے تک برطانیہ کا دورہ کر کے اس امر کا جائزہ لیں گے کہ اس مرض کے علاج کے تازہ ترین علاج کیا کیا ایجاد ہو گئے ہیں۔

کابل و کراچی کے اختلافات کے متعلق پارلیمنٹ سے سوال کیا جائے گا

کابل کا ڈچ سفیر مصالحت کرائے گا

لنڈن ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مارٹن قلب یو۔ ایس رکن پارلیمان جنہوں نے ابھی حال ہی میں پاکستان اور سرحدی اضلاع کا دورہ کیا تھا۔ پاکستان کے ساتھ افغانستان کے تعلقات پر وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے ایک پارلیمنٹری سوال کریں گے۔ توقع ہے کہ اس سے مسٹر بیون کی جانب سے ایک سوچا ہوا جواب ملے گا۔ جس سے بہت سی باتیں کابل پر واضح ہو جائیں گی۔ پتہ چلا ہے کہ اس عرصہ میں کابل میں ڈچ سفیر ۱۲ جون والے سرحدی حادثہ کے سلسلہ میں مصالحت کرائیں گے۔ مسٹر فلپ پرائس اس وقت تک سوال نہیں کریں گے جب تک ڈچ سفیر اس امید میں کہ کابل اور کراچی کے درمیان صورت حال بہتر ہو جائے۔ اپنی کوششیں نہ کریں گے۔ یہاں افغانستان اور پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی کے تمام عرصہ میں رائے پاکستان کے موافق رہی ہے۔ کیونکہ پاکستان کا معاملہ حق بجانب ہے۔ یہاں ہائی کمشنر رحمت اللہ کے دفتر سے ذمہ دار اور صاف بیانات نے اس رائے کو قائم رکھا ہے۔ یہ بیانات حقائق پر مبنی ہیں۔ اور اسی لئے ان کا مقصد حاصل ہو گیا ہے اس سلسلہ میں خاص طور پر موثر وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کا بیان ہے۔ جس میں انہوں نے سرحد کے سارے مسئلہ کو اس زبان میں پیش کیا ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ (اسٹار)

مولانا مسعود شعیب قریشی نے نامزدگی کو اس لئے مسترد کر دیا گیا کہ ان سے پہلے اور تحریری رضامندی حاصل نہیں کی گئی تھی۔ (اسٹار)

علی گڑھ اولڈ بائیز ایسوسی ایشن

عہدیداروں کے انتخاب پر اعتراض

کراچی ۲۵ جون۔ منگل کے روز علی گڑھ اولڈ بائیز ایسوسی ایشن کے جن عہدیداروں کے بلا مقابلہ کامیاب ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ آج انجمن کے ۲۲ ممبروں نے اس انتخاب کے جائز ہونے کو چیلنج کیا ہے۔ انتخابی بورڈ کے صدارتی افسر پروفیسر اے۔ بی۔ اے حلیم کے نام ایک تحریری اپیل میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ ۱۰ جون کی لیڈری کارروائی کو کالعدم وغیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا جائے نئی نامزدگیاں طلب کی جائیں۔ اور ممبر سازی کی تاریخ بڑھا دی جائے۔ اپیل میں ۱۲ اعتراض کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ ہے کہ پروفیسر حلیم نے اپنے صدارتی افسر کے فرائض ایک دوسرے شخص کو سونپ دیئے تھے۔ اور ڈاکٹر مولوی عبد الحق

Digitzed by Khilafat Library Rabwah